عزیز دوست
رحمۃ اللہ علیہ

محمد رمضان یوسف سلفی

محمود ثناء الرحمٰن رحمانیہ دار الکتب فیصل آباد

محمد رمضان یوسف سلفی صاحب اپنے نام کی طرح تھے۔ عبادت گذار نیک اور محبت کرنے والے انسان' تقریباً 16 سال سے ہم انکی خدمات سے استفادہ کر رہے تھے اپنے دینی اور دنیاوی معاملات حد سے زیادہ پاک صاف رکھتے تھے۔ اپنی بیماری کے ایام میں بھی اپنے فرائض سے کبھی بھی ذرہ برابر غفلت یا کوتاہی نہیں برتی۔ ان کا انداز گفتگو و لہجہ ہر وقت نظروں کے سامنے رہتا ہے۔ میرے محترم والد صاحب جناب ثناء الرحمٰن صاحب کی خاص ہدایات تھیں میرے لیے کہ رمضان صاحب بہت نیک انسان ہیں بیٹا جتنی خدمت کر سکتے ہو کرلو۔

آخری سات دن رمضان صاحب کے ساتھ

یکم دسمبر :۔ بروز جمعرات صبح سویرے آٹھ بجے رمضان صاحب کا فون آیا کہ محمود صاحب آج میں دکان پر نہیں آ سکتا تو براہ کرم دکان آپ کھول لیں۔ ہم سب گھر والے ناشتہ کر رہے تھے سب کے سب ہی فکر مند ہو گئے میں ناشتہ کرتے ہی ان کے گھر گیا خیریت دریافت کی۔ ان کے چہرے اور پیروں میں سوجن تھی۔ دکان کی چابیاں لیں رمضان صاحب سے اور دکان پر آ کر بھی گاہے بگاہے فون کر کے ان کی خیریت دریافت کرتا رہا۔ رات کو دکان بند کر کے پھر ان کے پاس گیا۔ انہوں نے بنیان اور لنگی پہنی تھی۔ دروازے پر آتے ہی باہر ہی تھڑے پر بیٹھ گئے اور سلام کے جواب کے بعد کہنے لگے کہ بہت تکلیف میں ہوں اور کہنے لگے کہ کسی اور ڈاکٹر سے علاج کرواتے ہیں کیونکہ تکلیف کم نہیں ہو رہی۔ ان سے ملاقات کر کے میں گھر آ گیا

2 دسمبر :۔ بروز جمعہ

رمضان صاحب کو فون کیا اور خیریت دریافت کی رمضان صاحب کہنے لگے کہ آج صبح سے میری طبیعت بہت خراب تھی میری اہلیہ نے اپنے بھائی کو بلایا تھا اور ہم جمعہ کی نماز سے پہلے

نئے ڈاکٹر کو معائنہ کروا کر آئے ہیں اس نے تین دن کی دوائی دی ہے اور تین دنوں کے بعد دوبارہ بلایا ہے۔

میں فوراً ان کے گھر گیا۔ انہوں نے بیٹھک کھولی۔ ان کی آنکھوں میں آنسو تھے داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر تھی چہرے پر ہلکی سی سوج تھی۔ میں ان کے پہلو میں ہی بیٹھ گیا۔ میں نے کہا رمضان صاحب کیا بات ہے۔ کیوں اتنا رو رہے ہیں ڈاکٹر نے کیا کہا ہے کوئی خطرے والی بات تو نہیں بتا دی۔

رمضان صاحب کہنے لگے نہیں کوئی ایسی ویسی بات نہیں ہے ڈاکٹر نے دوائی دی ہے اور طبیعت اب کچھ بہتر ہے' میں نے پھر استفسار کیا کہ اتنا رو کیوں رہے ہیں رمضان صاحب فرمانے لگے آج جمعہ بھی نہیں پڑھا گیا۔ مجھے کچھ جواب ہی نہ سُوجھا کہ ایک نمازی نماز نہیں پڑھ سکا۔ اس کو کیا جواب دوں کیسے دلاسا دوں میں نے ان کے ماتھے پر بوسہ دیا اور کہا کہ رمضان صاحب پھر کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتے ہیں ان کو آپ کی طبیعت کا پتہ ہے اللہ تعالیٰ آپ کو صحت دے اگلا جمعہ پڑھ لیں گے۔

یہ بات چیت کر کے کچھ دیر ان کے پاس بیٹھا ان کی دلجوئی کی۔ رمضان صاحب سے اجازت لی اور ان سے پوچھا کہ کسی چیز کی ضرورت ہے انہوں نے کہا "بارک اللہ"

گھر آ کر والد صاحب جناب ثناء الرحمٰن صاحب کو انکی طبیعت کے بارے میں بتلایا وہ بھی پریشان ہو گئے۔

3 دسمبر بروز ہفتہ

دکان پر جانے سے پہلے رمضان صاحب کی خیریت معلوم کرنے گیا۔ رمضان صاحب سے ملاقات ہوئی چہرے پر ورم کافی زیادہ تھا ان سے آنکھیں بھی نہیں کھولی جا رہی تھیں۔ دکان پر جا کر وقتاً فوقتاً فون پر خیریت معلوم کرتا رہا۔ میرے والد صاحب بھی رمضان صاحب کی عیادت کو گئے۔

کچھ دیر کے بعد والد صاحب نے مجھے فون کیا اور کہا کہ رمضان صاحب کی طبیعت بالکل بھی ٹھیک

نہیں لگ رہی اور ان کے علاج کے بارے میں مجھ سے مکمل تفصیل لی۔

رمضان صاحب کے دوست واحباب دکان پر آتے اور ان کی طبیعت کے بارے میں پوچھتے اور ان کی عیادت کو ان کے گھر جاتے۔

رات کو دکان بند کر کے میں رمضان صاحب سے ملاقات کے لیے گھر گیا۔ وہ آرام کر رہے تھے پھر بھی ملاقات کے لیے دروازے تک آئے۔ دکان کے کچھ معاملات ان سے پوچھنے تھے۔ وہ پوچھ کر میں گھر آ گیا

4 دسمبر بروز اتوار

دکان پر جانے سے پہلے رمضان صاحب سے ملاقات کی، طبیعت کچھ بہتر تھی اللہ کا شکر ادا کیا ان سے ہنسی مذاق کیا اور دکان پر آ گیا رات کو دکان سے واپسی تاخیر ہو گئی جس کی وجہ سے رمضان صاحب کے گھر کے قریب سے ہی واپس اپنے گھر آ گیا۔

5 دسمبر بروز پیر

حسب معمول رمضان صاحب سے ملاقات کے لیے ان کے گھر گیا ان سے ملاقات ہوئی اور کہنے لگے کہ میں رات کو آپ کا انتظار کرتا رہا۔ مجھے شرمندگی ہوئی اور کہا کہ میں رات کو دیر سے گھر آیا آپ کو آرام میں خلل نہ ہو اس لیے آپ کے پاس نہیں آیا اور وعدہ کیا کہ اب غلطی نہیں ہو گی وہ مسکرائے اور کہنے لگے کہ آج ہم نے پھر ڈاکٹر کے پاس جانا ہے۔ رات کو واپسی پر رمضان صاحب سے ملاقات کی طبیعت ناساز تھی۔

6 دسمبر بروز منگل

صبح کو رمضان صاحب سے ملاقات کے لیے ان کے گھر گیا رمضان صاحب چہرے پر اور ٹانگوں پر ورم کی وجہ سے بہت کھچاؤ محسوس کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ آپ ڈاکٹر کے پاس گئے تھے کیا کیسا ڈاکٹر رمضان صاحب نے کہا کہ میں اس سے مطمئن نہیں ہوں میں نے تو اس کی دوائی کھائی ہی نہیں میں رمضان صاحب سے بہت ناراض ہوا اور کہا کہ آپ کو اس طرح نہیں کرنا چاہیے تھا کم از کم مجھے تو آپ صحیح بات بتاتے۔ رمضان صاحب کہنے لگے کہ حاجی زاہد صاحب (استقلال بک ڈپو امین پور بازار) نے کہا کہ ان کی اہلیہ کا بھی علاج ہو

رہا ہے ان سے آپ کا معائنہ کل کو کرواؤں گا انشاء اللہ

7 دسمبر بروز بدھ

رمضان صاحب سے ملاقات کرنے ان کے گھر گیا رمضان صاحب باہر آئے بہت زیادہ تکلیف میں تھے۔ مجھے کہنے لگے کہ آج حاجی زاہد صاحب سے 4 بجے کا وقت طے ہے ان کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس جانا ہے۔ میں نے کہا کہ میں رکشہ آپ کے پاس بھیج دونگا آپ اس میں آجایئے گا۔

رمضان صاحب کہنے لگے نہیں میں خود ہی آپ کے پاس دکان پر آجاؤنگا پھر حاجی زاہد صاحب کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلے جائیں گے۔

حاجی زاہد صاحب سے رابطہ مستقل رکھا تھا تقریباً 12 بجے رمضان صاحب کو فون کیا تو کہنے لگے کہ محمود صاحب طبیعت بہت خراب ہے درد برداشت سے باہر ہے۔ اڑھائی بجے دوبارہ رمضان صاحب کے نمبر پر رابطہ کیا تو ان کی بیٹی طوبیٰ سے بات ہوئی کہتی ہیں کہ بابا واش روم میں ہیں اتنے میں رمضان صاحب باہر آئے اور فون پر کہنے لگے کہ محمود صاحب اب میری بس ہوگئی ہے اور ساتھ ہی تلقین کرنے لگے کہ ایمبولینس روانہ کردیں ان کے الفاظ آج بھی کانوں میں گونجتے ہیں۔

میں نے دکان سے فون کر کے ایمبولینس روانہ کروا دی۔ 3 بجے فون کیا رمضان صاحب کی اہلیہ نے فون اٹھایا میں نے رمضان صاحب کے بارے میں پوچھا تو کہنے لگیں کہ وہ ایمبولینس میں جا رہے ہیں اور ہم ان کے پیچھے رکشہ پر ہیں۔

ساڑھے 3 بجے رمضان صاحب کے گھر سے فون آیا میرا دل نہ کیا کہ فون اٹھاؤں ایک بل ہو کر بند ہوگیا پھر دوبارہ کال آئی میں نے نہیں اٹھایا گاہک کہتا ہے کہ بھائی جان آپ کا فون آرہا ہے میں نے کہا خیر کا نہیں لگ رہا۔ میں نے کال رسیو کی تو دوسری طرف سے کہنے لگے کہ رمضان بھائی چلے گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون)